روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۲۲۹۰

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۰

منگل ۲۸ رجب ۱۴۱۴ھ، ۱۱ صلح ۱۳۷۳ھش، ۱۱- جنوری ۱۹۹۴ء

بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی پیدا کرے

بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے۔ اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھادے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

صدّیق مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی جو بالکل راستبازی میں فنا شدہ ہو اور کمال درجہ کا پابند راستباز اور عاشق صادق ہو۔ یہ ایک ایسا مقام ہے کہ جب ایک شخص اس درجہ پر پہنچتا ہے، تو وہ ہر قسم کی صداقتوں اور راستبازیوں کا مجموعہ اور کوشش کرنے والا ہو جاتا ہے۔ جس طرح پر صدیق کمالات صداقت کا جذب کرنے والا ہوتا ہے۔ بقول شخصے ؎ زر زر کشد در جہاں گنج گنج

جب ایک شئے بہت بڑا ذخیرہ پیدا کرلیتی ہے، تو اس میں اپنی قسم کی اشیاء کو جذب کرنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

صدّیق کے کمال کے حصول کا فلسفہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی کمزوری اور ناداری کو دیکھ کر اپنی طاقت اور حیثیت کے موافق (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کہتا ہے اور صدق اختیار کرتا اور جھوٹ کو ترک کردیتا ہے اور ہر قسم کے رجس اور پلیدی سے جو جھوٹ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ دور بھاگتا ہے اور عہد کرلیتا ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولوں گا، جھوٹی گواہی نہ دوں گا اور نہ جذبۂ نفسانی کے رنگ میں کوئی جھوٹا کلام کروں گا۔ نہ لغو طور پر نہ کسب خیر اور نہ دفع شر کے لئے۔ یعنی کسی رنگ اور حالت میں بھی جھوٹ کو اختیار نہیں کروں گا۔ جب اس حد تک وعدہ کرتا ہے تو گویا (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) پر وہ ایک خاص عمل کرتا ہے۔ اور اس کا وہ عمل اعلیٰ درجہ کی عبادت ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۴۲)

ولادت

○ مکرم کیپٹن صہیب رضوان صاحب ابن مکرم ملک عبدالرحمان صاحب لاہور کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹۳-۱۰-۵ کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم ملک حبیب الرحمان صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ربوہ کی پڑپوتی اور مکرم ملک محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ کی نواسی ہے۔

خدا تعالیٰ بچی کو لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک بنائے۔ آمین۔

تقاریب شادی

○ مکرم منظور احمد صاحب سیالکوٹی دارالعلوم شرقی ربوہ کے دو بیٹوں عزیز مکرم منصور احمد مبارک نائب قائد مجلس و سیکرٹری مال گوجرانوالہ کینٹ اور عزیز مشہود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ حلقہ میٹسن آباد ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین کی تقاریب شادی مورخہ ۲۱- نومبر ۹۳ء ربوہ میں بخیر و خوبی انجام پائیں۔

مکرم منصور احمد مبارک کا نکاح ہمراہ محترمہ شمیم ناز صاحبہ بنت مکرم محمد صدیق

باقی صفحہ ۷ پر

اولاد کی نعمت سے محروم لوگوں کو نصیحت

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

دعاؤں پر اگر آپ غور کریں جو "کلام الٰہی" میں محفوظ کی گئی ہیں تو عظیم الشان حکمتوں کے سمندر میں جو کوزوں میں بند کئے گئے ہیں اور دعائیں قبول کیوں ہوتی ہیں؟ اور کس وجہ سے ہوتی ہیں۔ وہ تمام مصلحتیں بھی ان دعاؤں کے اندر مضمر ہیں۔ بظاہر نظر سے چھپی ہوئی ہیں لیکن اگر آپ غور کریں تو آپ کو سمجھ آسکتی ہے۔

پس وہ والدین جو اپنے لئے ایسی اولاد کی دعا کرتے ہیں کہ جو محض ایک طبعی تقاضے کی دعا ہوا کرتی ہے کہ ہمیں بیٹا دے۔ ہمیں بیٹا دے۔ کیوں دے؟ اس سے کوئی بحث ان کو نہیں ہوتی۔ نیک ہو یا بد ہو۔ اس سے کوئی بحث نہیں ہوتی وہ تو اپنے طبعی تقاضے کی وجہ سے بس اس تمنا میں مر رہے ہوتے ہیں کہ ہم بے اولاد مرے جاتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جن انبیاء کی دعائیں ہمارے لئے محفوظ فرمائی ہیں وہاں ہمیشہ ایسی اولاد کی تمنا کی گئی ہے جو نیک ہو، جو خدا والی ہو، جو بزرگوں کے ولی بننے کی اہلیت رکھتی ہو۔ اور جو اپنے بزرگ والدین کی نیکیاں ورثے میں پانے والی ہو۔

پس احمدیوں کو بھی جو اولاد کی نعمت سے محروم ہیں اس جذبے کے پیش نظر اسی سنت کے مطابق دعائیں کرنی چاہئیں اور ہمیشہ نیک اولاد کی دعا کرنی چاہئے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں اس کے سوا اولاد کی جو دعائیں ہیں سب مردود اور دنیا کے قصے ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

(از خطبہ ۳- مئی ۱۹۹۱ء)

☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۱ / صلح ۱۳۷۳ ہش ۱۱ / جنوری ۱۹۹۴ء

مشعل راہ

حضرت مسیح موعود۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔

۱۔ تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں سائی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔

۲۔ دن بہت ہی نازک ہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے سب کو ڈرنا چاہئے اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں سے کہیں پہنچا دیتا ہے۔

۳۔ اصل بات یہی ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا؟ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو وہاں مشیتِ ایزدی سے ویرانہ بن گیا اور اُلوؤں کا مسکن ہو گیا اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو وہ دنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔

۴۔ ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمت اخلاقِ فاضلہ میں سے ہے۔ اور مومن بڑا بلند ہمت ہوتا ہے اور اسے ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اور کبھی بزدلی نہ ظاہر کرنی چاہئے بزدلی منافق کا نشان ہے مومن دلیر اور شجاع ہوتا ہے مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے وہ تہور ہوتا ہے۔

۵۔ انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی رہتی ہے بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بڑھ جاتی ہے نماز میں لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے لیکن بعض اوقات ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے اور دل میں ایک تنگی کی حالت ہو جاتی ہے۔ جب ایسی حالت ہو جائے تو اس کا علاج یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔ نماز بھی بار بار پڑھے۔ قبض کے دور ہونے کا یہی علاج ہے۔

قبض اور بسط کی حالت تو یقیناً ہوگی
لیکن اتنی بھی نہ ہو قبض کہ دم گھٹ جائے
بسط کے واسطے بہتر ہے خدا یاد کرو
ہاتھ شیطاں کے ہو ہاتھوں میں تو یکسر چھُٹ جائے

ابوالاقبال

صلی اللہ علیہ وسلّم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام

چارہ گروں کے غم کا چارا دُکھیوں کا امدادی آیا
راہنما بے راہ رووں کا۔ راہبروں کا ہادی آیا

عارف کو عرفان سکھائے۔ متقیوں کو راہ دکھائے
جس کے گیت زبور نے گائے وہ سردار منادی آیا

وہ جس کی رحمت کے سائے۔ یکساں ہر عالم پر چھائے
وہ جس کو اللہ نے خود اپنی رحمت کی ردادی آیا

صدیوں کے مُردوں کا مُحیی۔ صلِّ علیہ کیف..... یُحیی
فسق و فجور کی ظالم موت سے دلوانے آزادی آیا

شرفِ انسانی کا قیم۔ صلی اللہ علیہ وسلّم

شیریں بول انفاس مطہّر نیک خصال و پاک شمائل
حامل قرآں عالم و عامل۔ علم و عمل دونوں میں کامل

جو اُسکی سرکار میں پہنچا اُس کی یوں پلٹا دی کایا
جیسے کبھی بھی خام نہیں تھا ماں نے جنا تھا گویا کامل

اُسکے فیض نگاہ سے وحشی بن گئے حلم سکھانیوالے
مطعی بن گئے شہرۂ عالم اس عالی دربار کے سائل

نبیوں کے سرتاج ابنائے آدم کا معراج محمّد
ایک ہی جست میں طے کرڈالے وصلِ خدا کے ہفت مراحل

ربِّ عظیم کا بندۂ اعظم۔ صلی اللہ علیہ وسلّم

(ہفت روزہ لاہور۔ یکم جنوری ۹۴ء)

ایں سعادت بزور بازو نیست (ایڈیٹر کے نام)

جب الفضل چار سالہ بندش کے بعد ۱۹۸۸ء کے آخری ایام میں شائع ہونا شروع ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب ۱۹۸۸-۱۲-۱۳ میں فرمایا:-

"(سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) کہ الفضل شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ بے حد خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور پہلے سے بہت بڑھ کر ہر پہلو سے ترقی کرے۔ علمی معیار بھی بلند ہو۔ اور تعداد میں بھی ریکارڈ اضافہ عطا ہو۔ مکرم عبدالسلام صاحب کی نظم نظر سے گذری ہے۔ ان کے نام کے ساتھ مرحوم بھی لکھنا چاہئے تھا۔ یا مرحوم لکھنے پر بھی وہاں پکڑ ہوتی ہے۔ چشم بددور سب کارکنان کو میری طرف سے محبت بھرا سلام کہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔" (چند ہی روز بعد الفضل میں ایک موصیہ کی وفات پر مرحومہ لکھنے پر مقدمہ درج ہو گیا)

۱۹۸۹-۱-۳ کو حضور نے فرمایا:-

"آپ کے دونوں خط مل گئے ہیں۔ بڑی توجہ سے الفضل کا مطالعہ کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہا ہے صاف ظاہر ہے کہ آپ اپنے ذوق سے استفادہ کے علاوہ قارئین اور ان دوستوں کے مشوروں سے بھی استفادہ کر رہے ہیں جن کو مشورے دینے کی عادت ہوتی ہے۔ آپ کے ایک اداریئے سے یہ بھی احساس ہوا کہ کانٹوں سے نبھاہ کرنے کی صلاحیت بھی آپ میں موجود ہے صرف گل ہی عزیز نہیں۔

اپنی نظم کے متعلق مجھے ہرگز یہ اعتراض نہیں تھا کہ پوری کیوں شائع نہیں کی۔ صرف یہ تجسس پیدا ہوا تھا کہ کوئی خاص حکمت مانع تھی یا اتفاقاً ایسا ہوا ہے۔ اسے دوبارہ پوری شائع کرنے کی اب بھی ضرورت نہیں۔ بقیہ اشعار دوسری قسط کے طور پر بے شک دے دیں۔ اور جن دو اشعار کو حالات کی بناء پر الفضل کی اشاعت سے قلم زد کرنے کا آپ نے مشورہ دیا ہے انہیں بے شک رہنے دیں۔ شائع نہ کریں۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ نقطے ڈالنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

آپ کے ساتھ جو نوجوان ہیں۔ ان میں صلاحیت موجود ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ کے زیر تربیت ادارہ تحریر بہت جلد جلد نشوونما پائے گا۔ (اللہ نے چاہا تو) اس لحاظ سے بھی آپ کی کوششیں قابل تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ میں دعا میں اس نکتے کو یاد رکھتا ہوں کہ الفضل کی زبان محض بتیس دانتوں میں نہیں بلکہ بتیس دشمن دانتوں میں گھری ہوئی عمدگی سے مافی الضمیر ادا کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی حفاظت فرمائے۔ چشم بددور۔ اپنے ساتھیوں کو میری طرف سے محبت بھرا سلام کہہ دیں۔ آپ سب کو نیا سال مبارک ہو۔ قارئین الفضل تک میرا محبت بھرا سلام اور سال نو کی مبارک باد بھی پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو"

۸۹-۲-۲۲ کو حضور نے فرمایا:-

آپ کا خط محررہ ۸۹-۱-۳۱ موصول ہوا۔ مجھے آپ کی آشوب چشم کی بیماری کی فکر تھی۔ (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) کہ اس تکلیف میں افاقہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے اور بصیرت بھی تیز فرمائے۔ آپ کا دور ادارت درخشندہ دور ہے اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور بیش از بیش خدمت کی توفیق دے۔ سب کارکنوں کو میرا محبت بھرا سلام دیں۔"

۸۹-۳-۱۳ کو حضور نے فرمایا:-

"آپ کا خط موصول ہوا۔ الفضل دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے۔ ماشاءاللہ آپ کی ادارت میں الفضل دن بدن خدا کے فضل سے زیادہ مضبوط اور موثر ہو رہا ہے اور رفتہ رفتہ ایک اعلیٰ پائے کے روزنامے کے طور پر ابھر رہا ہے۔ (اس بات کے لئے سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے) خدا تعالیٰ نے آپ کو صحافتی استعدادیں عطا فرمائی ہیں جن کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دور میں جوہر دکھانے کا موقعہ مل رہا ہے۔ پہلے بھی آپ پیشہ صحافت سے ایک طبعی رجحان رکھتے رہے ہیں مجھے پتہ ہے کہ ٹروتھ (TRUTH) اور دیگر رسائل میں آپ نے کافی کام کیا ہے۔ مگر ساری دنیا میں احمدی احباب کے سامنے اس حیثیت سے آپ پہلی دفعہ ابھر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ الفضل کا یہ سلسلہ اب جاری رہے اور اللہ اسے ہر حاسد کے حسد کے شر سے جب وہ حسد کرے محفوظ رکھے۔ تو آپ کو مستقلاً ہی الفضل میں رہنے دیا جائے۔

الفضل کا جو سٹاف ہے وہ ادارتی ہو یا دوسرا، دفتری امور سے متعلق ان کے ساتھ آپ کے جو مشفقانہ اور دوستانہ تعلقات ہیں اس نے بھی الفضل کی بھلائی کے لئے بہت بڑا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا عطا کرے۔

میں بڑی باریکی سے الفضل کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ جو باتیں بھی قابل توجہ میرے ذہن میں آتی رہیں گی۔ وہ آپ کو لکھتا رہوں گا۔ اگر کوئی تنقید بھی ہو تو رنجیدہ خاطر نہ ہوں۔ میں آپ کی خوبیوں اور حسن کارکردگی سے غافل نہیں ہوں۔ بلکہ ممنون اور شکرگذار ہوں۔ صد سالہ جشن تشکر کی مبارک ہو۔"

۸۹-۴-۳ کو حضور نے لکھا:-

آپ نے الفضل کا بہت اچھا نمبر نکالا ہے۔

۸۹-۴-۱۶ کو حضور نے فرمایا:-

آپ کی بات درست ہے میں آپ کی دقتیں بھی سمجھتا ہوں۔ آپ کی پریفرنس (PREFERENCE) درست ہے۔ مورال کوئی نہیں گرتا۔ آپ بعض جگہ ترجمہ کر دیتے ہیں یا اشارہ کر دیتے ہیں۔ جماعت کو یاد دہانی رہتی ہے کہ ان پر کیا گذر رہی ہے۔ اس وقت تو الفضل کو زندہ رکھنا ہی بڑا جہاد ہے۔ جو منہ پھاڑے اژدہا ہے اس سے الفضل کو بچائے رکھنا زبردست جہاد اور تاریخی جدوجہد ہے۔ اس سلسلے میں جو آپ کی عقل میں بات آتی ہے اس پر عمل در آمد کریں اور ان لوگوں کی تنقید سے بے نیاز ہوں اللہ آپ کی حفاظت فرمائے۔ تمام معاونین کو میرا محبت بھرا سلام دیں۔

۸۹-۴-۲۶ کو حضور نے فرمایا:-

آپ کا خط جو میری بلند توقعات کا ہم قامت تھا۔ میری دعوت عزم و ہمت پر لبیک کہتا ہوا آیا۔ میرا دل طمانیت اور سکینت سے بھر گیا۔ ایک ایک لفظ مضبوط اور توانا اور غیر متزلزل تھا۔ آپ کا ایک ایک حرف ثبات کا انمٹ نشان اپنے محور پر جما بیٹھا تھا۔

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما۔ جریدہ عالم کے وسیع تر معنی اپنی جگہ پر لیکن ایک مخصوص زاویہ نظر سے دیکھیں تو آج جریدہ عالم الفضل ہی تو ہے جو آپ کے عشق کو نئی زندگی بخش رہا ہے اور آپ کے عشق کی زندگی اس کے حرفوں میں دھڑک رہی ہے۔ کارکنان الفضل جس بلند ہمتی کے ساتھ سینہ تانے بے خوف اور بے دھڑک دشمن کے ہر ظالمانہ حملے کا مقابلہ کر رہے ہیں ہر احمدی کو اس کا بہ شدت احساس ہے اور ہر احمدی کی دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔

اللہ آپ کی ہمت اور عزم کا سر ہمیشہ بلند رکھے۔ یہ پرچہ نہیں بلکہ پرچم ہے۔ جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ نہ یہ سرنگوں ہونا جانتا ہے نہ یہ پرچم۔ خدا اس ہاتھ کو بھی مضبوط اور توانا اور محفوظ رکھے اور اس قلم کو بھی جو صبح و مساء ہر میدان کارزار میں احمدیت کی صداقت کے پھریرے اڑا رہا ہے۔ اپنے دل کی محبت کا نشان ایک قلم بھجوا رہا ہوں۔"

۸۹-۶-۱۰ کو حضور نے فرمایا:-

آپ کے پاکیزہ تبصرے سے اتفاق ہے۔ الفضل بھی خدا کے فضل سے خوب چل رہا ہے۔ لوگ فیض پا رہے ہیں۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ مکرم سلطان محمود انور صاحب کو اللہ تعالیٰ روح القدس کی تائید عطا فرمائے۔ (یہ خط حضور نے مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب کے نام تحریر فرمایا تھا جس کی ایک نقل محترم میاں صاحب نے ہمیں عنایت فرمائی۔)

۸۹-۶-۲۸ کو حضور نے تحریر فرمایا:-

اللہ اپنے فضل سے الفضل کے عملے کی حفاظت فرمائے اور حاسدوں کے حسد کے شر سے بچائے۔ جب بھی وہ حسد کا ارادہ کریں۔ اس دور میں الفضل کو جاری رکھنا بڑا ہی عظیم الشان جہاد ہے۔ جس کی خدا نے آپ کو توفیق بخشی ہے۔ آپ چشم دوستاں کی دوا اور چشم حسود کا آزار بن چکے ہیں۔

۸۹-۱۱-۹ کے خط میں حضور نے فرمایا:-

آپ کا خط بلا تاریخ و دستخط ملا۔ الفضل میں یاد رفتگان کے موضوع پر مضامین کی اشاعت کے متعلق آپ کی رائے درست ہے۔ اسی پر عمل کریں۔ یہ فیصلہ بھی آپ ہی نے کرنا ہے کہ اس سلسلہ میں "بھرمار" کا لفظ اطلاق پا بھی رہا ہے یا نہیں۔ مشورہ توجہ اور ہمدردی سے سننا تو ضروری ہے۔ لیکن یہ تو ضروری نہیں کہ ہر بات پر عمل بھی ہو۔ اللہ ہر لحاظ سے آپ کی رہنمائی فرمائے۔ اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔"

۹۰-۳-۲۹ کو حضور نے فرمایا:-

آپ کا خط محررہ ۹۰-۳-۶ مل گیا ہے ماشاءاللہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی ہمت عطا فرمائی ہے۔ جب سے الفضل کا بوجھ پڑا ہے اور بھی سبک رفتار ہو گئے ہیں۔ آپ کے عملے میں سے کسی نے مجھے لکھا ہے کہ آپ کی عمر ۷۴ سال کی ہو گئی ہے۔ اگر کوئی

باقی صفحہ ۷ پر

حافظ مظفر احمد

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب مزید لکھتے ہیں:۔

جابیہ میں خدا کی وہ تقدیر ظاہر ہو گئی جس کا ابو عبیدہ کو انتظار تھا۔ (یین ممکن ہے انکا مدینہ نہ جانے پر اصرار بھی اس تقدیر الٰہی کا کوئی واضح اشارہ پانے کے نتیجہ میں ہو) حضرت ابو عبیدہؓ بیمار ہوئے۔ معاذؓ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اے لوگو! یہ طاعون کی یہ وبا بھی فی الحقیقت تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعوت ہے۔ بہت سے نیک لوگ اس میں جان بحق ہوئے اور ابو عبیدہؓ بھی اپنے رب سے یہی دعا کرتا ہے کہ وہ مجھے اس شہادت سے حصہ عطا فرمائے" پھر اسی طاعون سے آپ کی وفات ہوئی۔

اور اس طرح ابو عبیدہؓ کی شہادت کی وہ سچی تمنا جو میدان جنگ میں پوری نہ ہو سکی تھی ۵۸ سال کی عمر میں طاعون کے ذریعے خدا نے پوری فرما دی۔

آپ کا جنازہ آپ کی وصیت کے مطابق حضرت معاذؓ بن جبل نے پڑھایا اور اس موقعہ پر صحابہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اے لوگو! آج تم سے ایک ایسا شخص رخصت ہوا ہے کہ خدا کی قسم مجھے یقین ہے کہ اس سے زیادہ صاف دل 'پاک سینہ' سیر چشم' حیادار اور لوگوں کا بہی خواہ میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ پس اٹھو اور اس کے لئے رحمت کی دعا مانگو۔ اور واقعی حضرت ابو عبیدہؓ کی زندگی' سادگی' عجز و انکساری' امانت و دیانت اور رعایا پروری کا خوب صورت نمونہ تھی۔

آپ کی سادگی اور دنیا سے بے رغبتی کا ایک نظارہ اس وقت دیکھنے میں آیا جب حضرت عمرؓ شام تشریف لے گئے اسلامی فوجوں کے سالار اعلیٰ حضرت ابو عبیدہؓ سادہ کپڑوں میں ایک اونٹنی پر سوار ہو کر استقبال کے لئے نکلے۔ مگر جب حضرت عمرؓ نے دیگر مسلمان جرنیلوں کو شاہی قبائیں پہنے دیکھا (جو انہوں نے استقبال اور اعزاز کی خاطر زیب تن کی تھیں) تو اس اندیشے سے کہ یہ لوگ امیرانہ ٹھاٹھ اور عجمی آداب اور اسراف کی عادات اختیار نہ کر لیں ان کو تنبیہہ فرمائی۔ مگر جب حضرت ابو عبیدہؓ کے ہاں فروکش ہوئے تو معاملہ برعکس تھا۔ وہاں ایک تلوار ڈھال اور اونٹ کے پالان کے سوا کچھ نہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ ابو عبیدہؓ کچھ گھر کا سامان ہی بنا لیا ہوتا۔ عرض کیا اے امیر المومنین! ہمارے لئے بس یہی کافی ہے۔ آپ اپنے اوپر کچھ خرچ کرنے کی بجائے اپنے مجاہدوں اور سپاہیوں کا بہت خیال رکھتے ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے آپ کو چار سو دینار اور چار ہزار درہم بطور انعام بھجوائے۔ آپ نے تمام رقم اپنی فوج کے سپاہیوں میں تقسیم کر دی اور اپنے لئے ایک حصہ بھی رکھنا پسند نہ کیا حضرت عمرؓ کو پتہ چلا تو بے اختیار کہہ اٹھے کہ الحمد للہ ابھی مسلمانوں میں ابو عبیدہؓ جیسے لوگ موجود ہیں۔

اس زہد اور بے نفسی کے باوجود خشیت کا یہ عالم تھا کہ آخری بیماری میں ایک صحابی رسول آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے دیکھا ابو عبیدہ رو رہے ہیں۔ پوچھا کیوں روتے ہیں۔ فرمایا اس لئے روتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ مسلمانوں کی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اے ابو عبیدہؓ اگر تمہاری عمر وفا کرے اور فتوحات کے اموال آئیں تو تین خادم اور تین سواریاں تمہارے پاس لئے کافی ہیں۔ اب میں دیکھتا ہوں تم میں سے زیادہ غلام اور سواریاں ہیں۔ سوچتا ہوں کہ کس منہ سے اپنے آقا سے ملوں گا۔ آپ نے ہمیں وصیت فرمائی تھی کہ تم میں سے زیادہ میرے قریب اور میرا پیارا وہ شخص ہے جو مجھے اس حال سے آکر ملے جس حال پر میں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

ثابت بنانی بیان کرتے ہیں:۔

ابو عبیدہؓ شامی فوجوں کے کمانڈر ان چیف تھے ایک دن افواج سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے کوئی مجھے اپنے اوپر تقویٰ میں فضلیت نہ دے۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ سلامت رہوں۔

حضرت ابو عبیدہؓ کی دانش مندی' بے نفسی' اور قومی مفاد کو پیش نظر رکھنے کا وہ واقعہ بھی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا کہ حضرت ابو عبیدہؓ کو حضرت عمرؓ کا خط ملا۔ جس میں حضرت ابو بکرؓ کی وفات کا ذکر تھا اور حضرت عمرؓ نے حضرت خالدؓ کو معزول کرتے ہوئے حضرت ابو عبیدہؓ کو امیر لشکر مقرر فرمایا تھا۔ تو حضرت ابو عبیدہؓ نے خالدؓ کو وسیع تر قومی مفاد کے پیش نظر اس وقت تک اس کی اطلاع نہیں کی جب تک اہل دمشق کے ساتھ صلح نہ ہو گئی اور معاہدہ صلح پر آپ نے حضرت خالدؓ سے دستخط کروائے۔ حضرت خالدؓ بن ولید کو بعد میں پتہ چلا تو آپ سے شکوہ کیا آپ ٹال گئے۔ اور ان کے کارناموں کی تعریف کرتے ہوئے انہیں مطمئن کر دیا۔

حضرت ابو عبیدہ کا حسن سلوک اپنوں سے ہی نہیں پرایوں اور بیگانوں سے بھی رواداری اور احسان کا تھا۔ چنانچہ شام کی عیسائی رعایا کو آپ نے مکمل مذہبی آزادی عطا فرمائی۔ اور اسلامی فتوحات کے بعد اور مفتوحہ علاقوں میں عیسائیوں پر ناقوس بجانے اور صلیب نکالنے کی جو پابندیاں تھیں آپ نے ان میں نرمی اور آزادی عطا فرمائی۔ جس کا عیسائیوں پر بہت نیک اثر ہوا۔ الغرض حضرت ابو عبیدہؓ کو رسول خدا ﷺ نے امین الامت کا جو خطاب عطا فرمایا تھا آپ نے اس کی ایسی لاج رکھی کہ آپ کی ساری زندگی ادائیگی امانات کا خوبصورت مرقع اور بہترین تصویر نظر آتی ہے۔ تبھی تو حضرت عمرؓ آپ کو صحابہ رسول میں ایک ممتاز مقام کا حامل قرار دیتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے اپنی مجلس میں ایک نہایت اچھوتے انداز میں حضرت ابو عبیدہؓ کے کمالات کا تذکرہ کیا پہلے اپنے مصاحبوں سے فرمایا کہ اپنی اپنی خواہش اور تمنا بیان کرو۔ کس نے کہا میرا دل کرتا ہے کہ سونے چاندی سے بھرا ہوا میرا گھر ہو۔ اور وہ راہ خدا میں صدقہ کر دوں۔ کسی نے کچھ اور تمنا کا اظہار کیا۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے کہ میرا دل کرتا ہے کہ ایک وسیع گھر ہو جو ابو عبیدہؓ جیسے لوگوں سے بھرا ہوا ہو۔

حضرت عمرؓ کی اس پاکیزہ خواہش کا لب لباب یہی تھا کہ کیا ہی خوب ہو جو مسلمانوں کا ہر فرد ابو عبیدہؓ بن جائے۔ وہی پاکیزہ خواہش جس کا تذکرہ اس خوبصورت شعر میں ہے۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پراز نور یقین بودے

احمدی بیگم

چند حسین یادیں

قادیان میں ہونے والے جلسہ سالانہ کے ساتھ کئی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں کئی ایمان افروز خلوص بھرے واقعات یکے بعد

دیگرے آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح گھومنے لگتے ہیں اور دل چاہتا ہے کہ یہ گذرے ہوئے واقعات دوبارہ اسی طرح حقیقت کا روپ دھار لیں۔ مگر ایسا ہونا تو ممکن نہیں کہ ہر سال عملاً لمبی چوڑی مسافتیں طے کر پاؤں اور ایسے ایمانی مظاہر دیکھ سکوں اس لئے کاغذ قلم کا سہارا بڑا غنیمت لگتا ہے۔

مجھے جب ۱۹۸۵ء کے جلسہ یو کے کی اطلاع ملی تو شامل ہونے کا ارادہ کر لیا مگر جب لمبے چوڑے فضائی سفر کا خیال آیا تو دل بیٹھنے لگا کیونکہ اس سے پہلے فضائی سفر سے واسطہ ہی نہ پڑا تھا اور سفر بھی غیر ملکی۔ مگر اب سارے بیٹوں نے مجھے اس سفر پر آمادہ ہی نہیں کیا بلکہ تیاری میں لگ گئے اور منصور نے تو ملتان سے لاہور تک کا سفر بھی کروا ڈالا۔ اب زیارت امام کے جذبے اور فضائی سفر کے خوف کی جنگ شروع ہو گئی۔ بالآخر زیارت امام کا جذبہ خوف پر حاوی آگیا اور میں یکم اپریل ۱۹۸۵ء کو لاہور سے اسلام آباد کیلئے روانہ ہو گئی میری ہم سفر مکرمہ بیگم کڑک صاحبہ تھیں۔ جن کے ساتھ کڑک صاحب اور بھائی رؤف صاحب بھی تھے ہمیں الوداع کہنے کے لئے عزیزان اثماء اور منعم کڑک راولپنڈی اسلام آباد تک ساتھ تھے ہمارا یہاں مختصر قیام ہوٹل شالیمار میں تھا مگر جب ادھر جا رہی تھیں تو گیلری سے سلام کی آواز آئی دیکھا تو لجنہ پنڈی کی ممبرات آئی ہوئی تھیں انہوں نے کہا آئیے بیت النور میں کھانے اور ٹھہرنے کا انتظام ہے" ان کو بتا کر کہ شالیمار میں ہمارا انتظام ہے ان کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کر کے ہم آگے چلی گئیں چند گھنٹے وہاں گذارے اور رات بارہ بجے ہم ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہو گئیں۔ ایئرپورٹ پر ضروری کارروائی کے بعد ہم آگے بڑھیں تو دو جوان پاسپورٹ چیک کر رہے تھے ہم بھی کھڑی ہو گئیں بیگم کڑک صاحبہ اپنا پاسپورٹ لیکر فارغ ہوئیں تو میری باری آئی پاسپورٹ چیک کرنے والا جوان بڑی دیر تک اس کو الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا اور پھر کرسی سے اٹھا اور قریب ہو کر بولا۔ اچھا جی خدا حافظ ہمیں بھی دعاؤں میں یاد رکھیں

باقی صفحہ ۷ پر

مبشر احمد خالد

دعوت الی اللہ

دعوت الی اللہ ایک مقدس فریضہ ہے جس کا مقصد حق و صداقت کو پھیلانا اور لوگوں کو اس کا قائل کرنا ہے۔

دعوت الی اللہ کے لغوی معنیٰ خدا تعالیٰ کی طرف بلانا اور اصطلاحاً اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی اچھائی اور خوبی اور بالخصوص دینی امور کو دوسرے افراد تک پہنچانا۔ اور انہیں قبول کرنے کی دعوت دینا۔

دعوت الی اللہ ایک ایسا عمل ہے جس میں کسی نصب العین کی طرف اخلاص سے بلایا جاتا ہے۔ اس نصب العین سے اختلاف و انحراف کے نقصانات و خطرات سے ڈرایا جاتا ہے۔ اور غفلت و نسیان کے پردوں کو چاک کرکے اصل نصب العین کو یاد دلانے کے لئے نصیحت کی جاتی ہے۔ یہ ایمان لانے والوں کے دلوں میں سچائی کا وہ جوش ہوتا ہے جو چین سے نہیں بیٹھنے دیتا۔ اور ان کو اس وقت تک اطمینان نہیں ہوتا جب تک وہ اپنا پیغام ہر فرد بشر تک نہ پہنچا دیں۔ اور تمام بنی نوع انسان اس حقیقت کو تسلیم نہ کرلیں جسے وہ برحق یقین کرتے ہیں۔ دعوت الی اللہ کے دو دوائر ہیں۔ ایک دائرے میں یہ کسی قوم کے افراد کو اندرونی بگاڑ سے بچانے کا ذریعہ ہے اور دوسرے دائرے میں عام انسانوں کو کسی خاص نظریئے اور نظام کا قائل کرنا ہے جس کے ساتھ منسلک ہونے کے نتیجہ میں ایک انسان قرب الٰہی اور عرفان الٰہی کا مورد بن جاتا ہے۔

ایک اعتبار سے یہ تحفظ ہے تو دوسرے اعتبار سے توسیع۔ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ حق و صداقت کی آواز کو عام کیا جائے۔ اور فساد کو دور کیا جائے۔ گویا دعوت الی اللہ کسی فرد کے لئے زندگی کی علامت ہے۔ دعوت الی اللہ کے بغیر انفرادی تشخص کا برقرار رہنا ناممکن ہے۔

قرآن کریم میں دعوت الی اللہ کے سلسلے میں دو قسم کے ارشادات ہیں۔ ایک وہ جن میں دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور دوسرے وہ جن میں دعوت الی اللہ کے طریق کار اور ترتیب کار اور بنیادی اصولوں کو بیان کیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں دعوت الی اللہ کے لئے فرض، تبشیر، انذار اور تذکیر وغیرہ کے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں۔

دعوت الی اللہ کی اہمیت و فضیلت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں دعوت الی اللہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ترجمہ:۔ اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ حم السجدہ=۳۴

اسی طرح ایک دوسری جگہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کی غرض ہی دعوت الی اللہ قرار دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ترجمہ:۔ اے رسول! تیرے رب کی طرف سے جو کلام بھی تجھ پر اتارا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تو نے اس کا پیغام بالکل نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں کے حملوں سے محفوظ رکھے گا۔ المائدہ=۶۸

آنحضرت ﷺ کی عملی زندگی اور آپ کے ارشادات اور فرمودات سے دعوت الی اللہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی بہت زیادہ اہمیت اور فضیلت نظر آتی ہے۔ ایک موقعہ پر آپ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

ترجمہ:۔ آنحضرت نے فرمایا۔ اے علیؓ! تمہاری کوشش سے ایک آدمی کا بھی دین حق قبول کرلینا سو سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ رسول کریم سے روایت کرتے ہیں کہ

"تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے درست کردے۔ اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اپنی زبان سے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اپنے دل سے براجانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔"

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الادب)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ:۔

"نبی کریم نے فرمایا! قسم اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ کہ تمہیں نیکی کی ضرور ہدایت کرنی ہوگی اور برائی سے ضرور روکنا ہوگا ورنہ عین ممکن ہے اللہ تم پر اپنی طرف سے عذاب بھیجے۔ پھر تم اسے پکارو اور تمہیں جواب نہ آئے۔"

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الادب)

آنحضرت ﷺ کے اپنے جوش دعوت کا یہ عالم تھا کہ کفار مکہ نے آپ کو دعوت سے باز رکھنے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا۔ مگر ناکام و نامراد رہے۔ آپ کو دعوت سے باز رکھنے کے لئے بڑے سے بڑا لالچ دیا مگر آپ نے ہر پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ اور فرمایا کہ:۔ "اگر آپ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند لاکر رکھ دیں تب بھی دعوت الی اللہ سے باز نہیں آؤں گا۔"

اس فرمان نبوی کے بعد قریش مکہ کے ایک وفد نے آپ کے چچا حضرت ابو طالب سے احتجاج کیا۔ ایک روز ان کے احتجاج سے مجبور ہوکر حضرت ابو طالب نے آنحضرت ﷺ کو بلا کر کہا کہ:۔

"میں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آجا۔ ورنہ میں قوم کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتا۔"

حضرت ابو طالب کی اس دھمکی کے جواب میں آنحضرت ﷺ نے بڑے پر جلال انداز میں فرمایا۔ کہ

"یہ دشنام دہی نہیں۔ بلکہ اسی کام کے لئے تو میں بھیجا گیا ہوں۔ اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے۔ میں موت کے ڈر سے رک نہیں سکتا۔ بخدا اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ مجھے اسی میں لذت ملتی ہے۔"

(سیرت ابن ہشام جلد ا ص ۲۸۱)

حضرت بانی سلسلہ کے دل میں جو دعوت الی اللہ کا جوش موجزن تھا۔ اس کا اندازہ آپ کے ذیل کے ارشادات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ جس سے دعوت الی اللہ کی اہمیت اور ضرورت بھی نمایاں ہو جاتی ہے فرمایا:۔

ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس کو ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اور اس (۔) میں زندگی ختم کردیں۔ خواہ مارے ہی جائیں۔"

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۹۱)

دعوت الی اللہ کے لئے اپنے دل کی تڑپ کا اظہار اپنے منظوم کلام میں ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دین مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اے میرے مولیٰ اس طرف دریا کی دھار
ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

حضرت حافظ حکیم مولانا نور الدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول نے ایک مرتبہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت اقدس میں ایک عریضہ لکھا۔ جس کے مضمون سے دعوت الی اللہ کی اہمیت و برکات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس خط کا کچھ حصہ یہ ہے:۔

"عالیجناب! میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفیٰ دے دوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔

حضرت پیرو مرشد! میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔"

(روحانی خزائن جلد سوم ص ۳۶)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی کے ان ارشادات سے بھی دعوت الی اللہ کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمت کرو اور بڑھتے چلے جاؤ۔ اور دنیا کے کناروں تک جاکر خدا کے نام کو پھیلا دو۔ اس راستہ میں تمہیں جو بھی قربانی کرنی پڑے۔ اس سے مت گھبراؤ۔ اور نہ رکو۔ اگر تمہیں اس راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز بھی قربان کرنی پڑے تو کرو۔ اور صرف ایک مقصد لیکر کھڑے ہو جاؤ۔ اور اس عرفان کے خزانے کو دنیا میں پہنچاؤ۔ جس کے لئے احادیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود خزانے تقسیم کرے گا۔ مگر لوگ لیں گے نہیں۔ مسیح موعود نے تمہیں قرآن کے خزانے دیئے ہیں۔ ان کو تمام دنیا میں پہنچا دو۔ اور پھیلا دو۔"

(خطبات محمود جلد اول ص ۴۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دعوت الی اللہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اول یہ کہ (دعوت الی اللہ) کوئی طوعی چندہ نہیں ہے۔ کوئی نفل نہیں ہے۔ کہ نہ بھی ادا کریں تو آپ کی روحانی شخصیت مکمل ہو جائے گی۔ (دعوت الی اللہ) فریضہ

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

نون سین

پاک بھارت گفتگو جاری رہنے کا امکان

بھارت اور ہندوستان کی کشمیر کے سلسلے میں آئندہ بھی گفتگو ہو گی۔ پاکستان کے نمائندے نے کہا ہے کہ بھارت نے گذشتہ دنوں جو گفتگو ہوئی اس میں کسی لچک کا مظاہرہ نہیں کیا اور پاکستان کے بار بار کے مطالبے کے باوجود مقبوضہ کشمیر میں تشدد کی کارروائیاں کم کرنے کے لئے وہاں فوج کو واپس نہیں بلایا۔ اور اسی طرح بھارت نے بھی کہا ہے کہ پاکستان اپنے موقف پر ڈٹا رہا ہے اس لئے کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی لیکن بہر حال یہ بات خوش آئند ہے کہ آئندہ بھی گفتگو ہو گی۔ اگرچہ تجزیہ نگاروں کا خیال یہ ہے کہ سب سے بڑی مشکل ایسی گفتگو میں یہ ہے کہ بھارت کسی طرح بھی اپنی افواج کو واپس بلانے کے لئے اور مقبوضہ کشمیر میں تشدد کی کارروائیاں کم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں پاکستان یہ سمجھتا ہے کہ گفت و شنید کا کچھ فائدہ نہیں۔ بہر حال اگر آئندہ بھی یہ گفتگو جاری رہ سکے تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت بھی حالات بدل جائیں اور اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کی قراردادوں کے مطابق وہاں استصواب رائے کا امکان پیدا ہو جائے۔

☆ ☆ ☆

پاک بھارت مذاکرات پر امریکی تبصرہ

گذشتہ دنوں وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا تھا کہ وہ شمالی کوریا اور امریکہ کے درمیان جوہری اسلحہ کے سلسلہ میں ثالثی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جب ایک انگریزی اخبار کے نمائندے نے امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے اس سلسلہ میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات کا کوئی علم نہیں۔ البتہ ہم یہ کہنا ضروری سمجھیں گے کہ چونکہ اس وقت نیو یارک میں امریکہ اور شمالی کوریا کے درمیان اس معاملے پر گفتگو ہو رہی ہے۔ اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی اور ملک ثالثی کا کردار ادا کرے۔ جب ان سے حال ہی میں ہونے والی پاک بھارت گفتگو جو خارجہ سیکریٹریوں کی سطح پر کی گئی تھی کے بارے میں پوچھا گیا تو امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے سرکاری افسر نے کہا کہ جہاں تک عالمی برادری کا تعلق ہے اس معاملے پر گہری نظر رکھی جا رہی ہے۔ اور جو کچھ اس گفت و شنید کے دور میں کہا سنا گیا ہے اس پر غور کیا جا رہا ہے۔ لیکن ان کا خیال یہ ہے کہ عالمی برادری بھی اس بات پر صاد کرتی ہے کہ کچھ بھی ہو یہ معاملہ پاک بھارت گفت و شنید ہی کے ذریعے طے ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جو رپورٹیں ہمیں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جو گفت و شنید اب ہوئی ہے اس کا ماحول بہت اچھا تھا اور اسے مثبت گفت و شنید کہا جا سکتا ہے۔ اس بات کے مد نظر یہ کہنا درست ہو گا کہ اگرچہ یہ معاملہ ہے تو بہت مشکل لیکن اس کے حل ہونے کے امکانات موجود ہیں اور بہر حال اسے کسی نہ کسی صورت حل ہونا چاہئے۔ زیادہ احسن تو یہ ہے کہ سیکیورٹی کونسل کی قراردادوں کے مطابق یہ معاملہ حل کیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو تشدد کی کارروائیاں بڑھیں گی اور دونوں طرف یعنی مقبوضہ کشمیر کے باسیوں پر اور ہندوستانی فوجوں پر زیادہ مشکلات پڑیں گی۔

☆ ☆ ☆

افغانستان کی خانہ جنگی

افغانستان کی وزارت صحت نے بتایا ہے کہ گذشتہ سات روزہ لڑائی میں ٥٤۔ افراد ھلاک ہوئے اور ایک ہزار افغانیوں کا زخموں کی وجہ سے علاج کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اعداد و شمار شہر کے عام ہسپتالوں سے جمع کئے گئے ہیں لیکن ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگ ایسے ہو سکتے ہیں جو مارے بھی گئے ہیں یا زخمی ہوئے ہیں۔ جب تک وہاں پوری طرح امن و امان قائم نہیں ہو جاتا اعداد و شمار اکٹھے کرنے کا کام نا ممکن رہے گا۔ اگرچہ کچھ دیر کے لئے جنگ رک گئی تھی لیکن کہتے ہیں کہ جنگ دوبارہ شروع ہو گئی اور گذشتہ چھ ماہ میں کابل میں یہ سب سے زیادہ شدید جنگ تھی۔ جیسا کہ پہلے بھی کئی دفعہ کہا گیا ہے کہ ایک طرف صدر مملکت اور دوسری طرف وزیر اعظم آپس میں برسرپیکار ہیں تو حکومت کا کام کس طرح چل سکتا ہے۔ صدر پروفیسر ربانی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اب وہ کابل میں اپنے مکان میں ایک قیدی کی حیثیت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ انہیں وہاں سے نکلنے یا ادھر ادھر جانے کی کوئی آزادی نہیں ہے۔ حملے اتنے شدید ہیں کہ وہ اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ معمولات زندگی کے لئے وہ اپنے مکان سے باہر آئیں۔ جنرل دوستم کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے جنوب مشرقی اضلاع میں خاصی ہزیمت اٹھائی ہے اور وہاں ان پر حملوں کی وجہ سے بہت سے لوگ مارے بھی گئے اور زخمی بھی ہوئے۔ مشرقی علاقے جلال آباد میں بتایا گیا ہے کہ وہاں کے لوگ بھاگ رہے ہیں۔ اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ تقریباً" ٣٠-٣٥ خاندان اپنے مکان گھربار چھوڑ کر کہیں اور جا چکے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی بتایا گیا تھا کہ بہت سے لوگ جو پاکستان سے واپس چلے گئے تھے اب پھر مہاجرین بن کر پاکستان آ گئے ہیں اور پاکستان کی مشکلات میں اضافے کا موجب بن رہے ہیں۔ اسی طرح بہت سے لوگ ایران بھی جا رہے ہیں ایران نے اس سلسلے میں یہ بھی کہا ہے کہ وہ فریقین میں ثالثی کرانے کے لئے تیار ہے۔ تاکہ وہاں کشت و خون کو روکا جا سکے اور نارمل طریق سے زندگی بسر کرنے کے مواقع عوام الناس کو میسر آ سکیں۔ لیکن افغانستان میں لڑنے والے کسی بھی قسم کی ثالثی قبول کرنے کو تیار نہیں۔ انہیں صرف ایک بات کی خواہش ہے اور وہ ہے ذاتی فتح لوگ مرتے ہیں یا زخمی ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔

☆ ☆ ☆

الجیریا خانہ جنگی کا خطرہ

گزشتہ منگل کے روز مڈل ایسٹ واچ نے جو ہیومن رائٹس واچ کا انسانی حقوق کا ایک شعبہ ہے کہا ہے کہ یورپ اور امریکہ کو چاہئے کہ وہ الجیریا میں حکومت کو غیر انسانی حرکات کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ یہ رپورٹ الجیریا کے انتخابات' جو حکومت نے منسوخ کر دیئے تھے' کی دوسری برسی کے موقع پر پیش کی گئی ہے۔ الجیریا میں سیاسی تشدد ١٢۔ جنوری ١٩٩٢ سے شروع ہو کر اب تک جاری ہے۔ ١٢۔ جنوری ١٩٩٢ء کو حکومت نے انتخابات اس لئے منسوخ کر دیئے تھے کہ پہلے راؤنڈ میں اسلامک فرنٹ نے کافی کامیابی حاصل کر لی تھی۔ اور اگر دوسرے راؤنڈ میں بھی وہ کامیابی حاصل کر لیتے جیسا کہ ایسا کرنے کا بہت بڑا امکان تھا تو وہاں کی حکومت اسلام پرستوں کے ہاتھ میں آ جاتی۔ لیکن جب انہوں نے پہلی کامیابی حاصل کی تو حکومت نے فرنٹ پر پابندی لگا دی اس وقت سے لیکر اب تک دونوں حکومت کے خلاف الزامات لگا رہے ہیں۔ کہ انسانی حقوق کی پامالی کی جا رہی ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ اسلامک فرنٹ کے کارکنوں نے حکومت کے بعض افراد کو گولی سے اڑایا ہے ان میں پولیس کے افسر بھی شامل ہیں اور دیگر کارکن بھی اور اسی طرح حکومت نے بھی فرنٹ کے کئی رہنماؤں کو پھانسی کی سزا دی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اب وہاں خانہ جنگی کا ڈر ہے۔ اگر حالات جاری رہے یعنی دونوں فریق اپنی اپنی بات پر اڑے رہے اور اسی طرح دونوں اطراف سے انسانی حقوق کی پامالی ہوتی رہی تو وہ وقت دور نہیں جب وہاں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی اور حکومت موجود ہونے کے باوجود یہ لگے گا کہ وہاں کوئی حکومت نہیں ہے مڈل ایسٹ واچ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ہیومن رائٹس واچ کا ایک شعبہ ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہاں کی حکومت نے اپنے آپ کو فرنٹ سے بہتر ثابت کرنے کے لئے کچھ نہیں کیا۔ یعنی اگر ایک طرف فرنٹ انسانی حقوق کی پامالی پر تلا ہوا ہے تو دوسری طرف حکومت بھی ایسا ہی کر رہی ہے۔ خاص طور پر حکومت نے جو خصوصی عدالتی سسٹم جاری کیا ہے اس پر اعتراض کرتے ہوئے مڈل ایسٹ واچ نے کہا ہے کہ یہ سراسر انسانی حقوق کی پامالی ہے اگر کسی پر کوئی الزام لگایا گیا ہے تو اس کو اس الزام سے بری ثابت کرنے کے لئے دفاع کا موقعہ دینا چاہئے تاکہ وہ اپنے شواھد پیش کر سکے اگر عدالتیں ہی ایسی قائم کر دی جائیں جو بغیر انصاف کے عدالتی فیصلے کریں جیسا کہ اس کے خیال میں گزشتہ دس ماہ سے الجیریا میں خصوصی عدالتیں قائم ہیں اور وہ ایسے ہی فیصلے دے رہی ہیں تو حصول انصاف کا اور کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔ گزشتہ دس ماہ کے عرصہ میں ان عدالتوں نے ٤٠٠ سو کے قریب افراد کو موت کی سزا دی ہے۔

☆ ☆ ☆

جنوبی افریقہ / دستور کی مخالفت

اگرچہ جنوبی افریقہ میں کثیر جماعتی انتخابات کے بعد حکومت برسراقتدار آئے گی اس کے لئے دستور تیار بھی ہو چکا ہے

اور حکومت اور افریقن نیشنل کانگریس نے اس پر دستخط بھی کر دیئے ہیں لیکن بعض گروہ ایسے ہیں جو اس سے اختلاف کرتے ہیں اور اسی اختلاف کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ اولو علاقے میں بہت قتل و غارت ہو رہا ہے وہاں پولیس بھیجنے کے لئے غیوری کونسل نے حکومت سے درخواست کی ہے لیکن ابھی تک حکومت نے یہ فیصلہ نہیں کیا کہ اولو علاقے میں پولیس بھیجی جائے یا نہ۔ حکومت کے ذرائع اور وزارت داخلہ کے افسروں نے گزشتہ سوموار کے روز کہا کہ جہاں تک قیام امن کا تعلق ہے ابھی تک حکومت کے ذمہ دار افراد سوچ رہے ہیں اور کسی فیصلے تک نہیں پہنچ سکے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وزیر موصوف حالات کا مطالعہ کر رہے ہیں اور جب تک وہ فیصلہ نہ کریں گے اسی وقت تک وہاں پولیس نہیں بھیجی جائے گی۔ تجزیہ نگاروں کا یہ کہنا ہے کہ اس کا شاید یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اس علاقے میں حقوق انسانی کی پامالی ہوتی رہے تاکہ لوگوں کو نئے دستور سے نفرت پیدا ہو۔ حالانکہ یہ بات ممکن نہیں۔ جن لوگوں نے نئے دستور پر دستخط کئے ہیں وہ بہت بڑی اکثریت میں ہیں اور اگر کسی چھوٹے سے علاقے میں اختلافات پائے بھی جاتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس نئے دستور کو منظور نہ کیا جائے یا اسے وقت آنے پر لاگو نہ کیا جائے۔

☆★☆

بقیہ صفحہ ۴

اور پاسپورٹ مجھے تھما دیا۔ میں چل پڑی مگر سوچتی ہوئی کہ کوئی شاگرد تھا یا کوئی عزیز تھا نام کا تو علم ہی نہیں ہو سکا تھا اور نہ ہی پوچھا تھا۔ مگر یہ احساس غالب رہا کہ احمدیت کے رشتے سے بڑھ کر اور کون سا رشتہ ہو سکتا ہے تاہم یہ اسم نامعلوم بیٹا مجھے ہر جگہ دعاؤں میں یاد رہا اور میں اپنی ڈائری میں لکھنے پر مجبور ہو گئی کہ میرے غیر ملکی سفر پر چار ماہ ہونے کو ہیں اور میں جہاں بھی گئی ہوں وہاں کے سمندر اور جھیلیں میدان اور جزیرے سب گواہ ہیں کہ میں نے ہر جگہ جب خصوصی دعائیں کیں تو وہ اسم نامعلوم بیٹا مجھے دعاؤں میں یاد رہا اور اب جب کہ آٹھ سال اس سفر پر گذر چکے ہیں وہ بیٹا اب بھی اکثر دعاؤں میں یاد آ جاتا ہے۔

ہم اسلام آباد سے رات کے دو بجے روانہ ہوئے دن کے آثار نمودار ہو رہے تھے کہ کہیں سے آواز آئی کہ اب ہم استنبول ایئرپورٹ پر اترنے والے ہیں اور تھوڑی دیر بعد ہم استنبول ایئرپورٹ پر تھے جہاں سے باہر نکلی اور ایک بڑے ہال میں ہم سب آ گئے سب آپس میں ایک دوسرے کو مل رہے تھے مبارکباد دے رہے تھے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے کہ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ وجود جو دبلا پتلا ہونے کے ساتھ ۷۰۔۸۰ کے لگ بھگ تھا اس بزرگ کے چہرے پر ایک جداگانہ طمانیت خوشی اور جذبات کی تازگی جھلک رہی تھی وہ ہر ایک احمدی مرد کے گلے مل کر مبارک باد دیتے اور خلوص سے رندھی ہوئی آواز سے کہتے بس جی بن تھوڑا ای ویلا رہ گیا اے پہنچے کہ پہنچے امام دے قدماں وچ۔ میں یہ خلوص بھرے الفاظ سن رہی تھی میری نگاہیں ان کا تعاقب کر رہی تھیں اور میرا نقاب پُر خلوص آنسوؤں سے بھیگ رہا تھا میں یہ سوچ رہی تھی کہ ہم سے بڑھ کر اس دنیا میں کوئی مظلوم ہو گا؟ جو لمبے عرصہ سے گالی گلوچ الزامات کی زد میں ہیں۔ لوٹ مار گھیراؤ جلاؤ کے علاوہ جیلیں ہمارا مقدر بنانے کے ساتھ آئے دن جانی قربانیاں ہم سے لی جا رہی ہیں۔ وہ کون سا ستم ہے جو ہم پر روا نہیں رکھا گیا مگر وہ کون سی نعمت ہے کہ جس کی وجہ سے ہم آزردہ نہیں ہوتے ہم اپنے نقصانات پر آنسو نہیں بہاتے آہیں نہیں بھرتے۔ بلکہ مسکراہٹیں ہمارے چہروں پر ہر لحظہ رہتی ہیں۔ اس پُر آشوب دور میں ہمیں جو لازوال نعمت ملی ہے جو مفت خزانہ ہمارے ہاتھ لگا ہے یہ سب اسی کی بدولت تو ہے کہ ہم خدا کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور دنیا کی حیرت زدہ نگاہیں ہمیں دیکھ کر خود سے ہی سوال کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں کہ یہ کیسے لوگ ہیں کہ مظالم سہنے کی لامتناہی طاقت رکھتے ہیں اور خوشیاں ان کے گرد رقص کرتی ہیں اور ہر وقت خنداں و فرحاں نظر آتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۵

ہے۔ اور ایسی شدت کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور آنحضرت کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ اگر دعوت الی اللہ نہ کی تو تُو نے رسالت کو ہی ضائع کر دیا۔ آپ کی امت بھی جواب دہ ہے۔ ہم میں سے ہر ایک جواب دہ ہے (خطبہ ۱۹ جولائی ۱۹۸۵ء)

بقیہ صفحہ ۳

آپ کے جذبے اور جوانی کی ترنگ کو دیکھے تو وہ سمجھے کہ غلطی لگی ہے۔ ۴۷ کی بجائے ۷۴ لکھا ہو گا۔ خدا کرے آپ کی ہمت جوان تر ہوتی چلی جائے۔ اور جسمانی طاقت کے لحاظ سے پھر خدام میں داخل ہو جائیں۔ اپنے عملے کو میرا بہت بہت محبت بھرا سلام دیں۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ بہت بڑی تاریخی خدمت کا آپ سب کو موقعہ مل رہا ہے۔ اور جن مشکلات اور مصیبتوں میں آپ ہمت اور حکمت سے کام کر رہے ہیں ساری جماعت اس پر آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو۔ اور اپنے فضلوں سے نوازے۔"

۹۰-۱۲-۱۶ کو حضور نے فرمایا:۔

آپ کا خط محررہ ۹۰-۱۲-۶ مل گیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے جملہ رفقاء کو بہترین صلاحیتوں کے ساتھ الفضل کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جانے کی توفیق دے۔ یہ بات بڑی خوش کن ہے کہ آپ نئے سے نئے لکھنے والوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس طرح الفضل میں بکثرت کنٹری بیوشن (CONTRIBUTION) ہو رہی ہے۔ اللھم زد فزد۔ اللہ ان سب لکھنے والوں کو خواہ وہ نثر میں لکھیں یا نظمیں کہیں غیر معمولی قلمی پختگی اور روانی عطا کرے۔ اور ان کے کلام میں ایک تاثیر پیدا فرما دے جو دلوں کو جذب کرنے کی اہلیت رکھتی ہو۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

۹۱-۲-۳۰ کو حضور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے سٹاف کو زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے اور مساعی نتیجہ خیز اور بابرکت ہوں۔ الفضل باقاعدگی سے پڑھتا ہوں اس کے ہر صفحے اور ہر مضمون پر میری نظر ہوتی ہے۔ جن حالات میں آپ اس کو نکالتے ہیں۔ وہ قابل قدر ہے۔ ملفوظات برمحل اداریہ برموقع۔ نظمیں اور مضامین خیالات کی غمازی کرتے ہیں۔ جب بھی کوئی سقم دیکھتا ہوں سمت کو ٹھیک رکھنے کے لئے آپ کو کہہ دیتا ہوں۔ اس لئے بے فکر ہو کر پورے اعتماد اور یقین سے کام کرتے چلے جائیں۔ ہر صفحہ اور مضمون کو دیدہ زیب اور جاندار بنانے کی کوشش جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ روح القدس سے نصرت فرمائے۔ اپنے سارے معاونین کو میرا محبت بھرا سلام دیں۔"

الفضل میں اشتہار دینے کے فوائد

○ الفضل بفضلہ تعالیٰ پاکستان کی تمام جماعتوں میں تقسیم ہوتا ہے اور متعدد بیرونی ممالک میں بھجوایا جاتا ہے۔ لہٰذا الفضل میں اشتہار دینا آپ کے کاروبار اور تجارت میں اضافہ اور ترقی کا موجب بنتا ہے۔ اور جماعت میں آپ کا تعارف بھی فروغ پاتا ہے۔ مزید برآں اس طریق پر آپ اپنے واحد جماعتی روزنامہ اخبار کے مالی استحکام کا موجب بھی بنتے ہیں۔

پس الفضل میں اشتہار دینا آپ کے لئے دینی اور دنیوی ہر دو رنگ میں برکت کا موجب ہے۔ (انچارج شعبہ اشتہارات)

بقیہ صفحہ ۱

صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر اور مکرم مشہود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ فرحت شازیہ صاحبہ بنت مکرم سیٹھ محمد صادق صاحب گل کوارٹر ۵۴ تحریک جدید ربوہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے مورخہ ۱۹۔ نومبر بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھا اور دعا کرائی۔

دونوں بھائیوں کی بارات گھر سے اکٹھی روانہ ہوئی اور مکرم محمد صدیق صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کے گھر پہنچی۔ تلاوت کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی نے دعا کرائی۔

پھر بارات وہاں سے ہی روانہ ہو کر مکرم سیٹھ محمد صادق صاحب گل کے ہاں پہنچی۔ انہوں نے بارات کے لئے احاطہ دفاتر جلسہ سالانہ میں اہتمام کیا ہوا تھا۔ وہاں تلاوت و نظم کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور محترم مولانا محمد سعید صاحب انصاری سابق مربی سنگاپور ملائشیا انڈونیشیا نے دعا کرائی۔

اگلے دن مورخہ ۲۲۔ نومبر ۹۳ء کو مکرم منظور احمد سیالکوٹی صاحب نے اپنے گھر پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ اختتام پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں بھائیوں کے رشتوں کو مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور انہیں ہر آن اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

خبریں

ربوہ : ۱۰۔جنوری۔ صبح سے بادل چھائے ہوئے ہیں ربوہ کا درجہ حرارت کم از کم ۸ درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ ۱۸ درجے سنٹی گریڈ

○ عالمی بینک نے پاکستان کو ڈیڑھ ارب ڈالر کے نئے قرضہ کے اجراء سے قبل دفاعی اخراجات منجمد کرنے کی شرط عائد کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ عالمی بینک کے حکام کی طرف سے پاکستان پر دباؤ ڈالا گیا ہے کہ وہ دفاعی اخراجات رواں مالی سال کی سطح پر رکھیں اور ان میں اگلے مالی سال میں کوئی نظرثانی نہ کی جائے۔ رواں مالی سال میں دفاع کے لئے ۸۶۔ ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے جبکہ مختلف سرحدی حالات کی وجہ سے اس میں اضافہ ناگزیر ہے۔

○ سپریم کورٹ کے ایک فل بینچ نے جو پانچ ججوں پر مشتمل ہے سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ کے خلاف توہین عدالت کا کیس واپس لے لیا ہے۔ فاضل عدالت نے تسلیم کیا کہ پہلے فیصلے میں خامی تھی۔ جنرل اسلم بیگ کے خلاف یہ کارروائی ان کے اس بیان پر شروع ہوئی تھی جو انہوں نے اخبار نویسوں کی ایک محفل میں دیا تھا۔

○ بوسنیا کے وزیر اعظم مسٹر حارث سلاجیک پاکستان کے دورے پر پہنچ گئے ہیں انہوں نے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے ملاقات کی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بوسنیا کو اسلحہ کی فراہمی پر عائد غیر قانونی پابندی ختم کی جائے اس پابندی کے نتیجہ میں دو لاکھ مسلمان قتل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم پاکستان کے کردار اور بوسنیائی مسلمانوں کی حمایت پر شکر گذار ہیں۔

○ صدر فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ ہم بوسنیا کی حمایت جاری رکھیں گے۔

○ کابل میں ایک بار پھر لڑائی چھڑ گئی ہے۔ اسلامی ملکوں کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مستقل جنگ بندی کر دی جائے۔ امریکہ اور سعودی عرب نے افغانستان کی تعمیر نو کے لئے امداد دینے سے انکار کر دیا ہے۔ پاکستان کی طرف سے مہاجرین کو ان کی اپنی سرزمین پر ہی بسا کر امداد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ۶۵۔ غیر ملکی سفارت کاروں سمیت ہزاروں لٹے پٹے مہاجر پاکستان پہنچ گئے ہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم اپنی راہ میں بچھائے گئے کانٹے چن کر ترقی و خوشحالی کے نئے پھول کھلائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں اور امن دشمنوں کے لئے سندھ کی دھرتی تنگ کر دی جائے گی۔ انصاف کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ برداشت نہیں کی جائے گی۔ زمینوں پر قبضہ جمانے والوں کا احتساب کیا جائے گا۔ ملک کے اندر اور باہر انسانی حقوق کا دفاع کیا جائے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آئندہ انتخابات سے پہلے پہلے عوام ہر شعبہ میں تبدیلی محسوس کریں گے۔ عوام اور آئندہ نسلیں خوشی کا دور دیکھیں گی۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ توقع ہے کہ بے نظیر اور نصرت بھٹو کے درمیان تنازعہ ختم ہو جائے گا انہوں نے کہا کہ ملک میں ایک تیسری جماعت کی ضرورت ہے۔ جب تک مسئلہ کشمیر حل نہ ہو جائے پاکستان اپنی مسلح افواج میں کمی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

○ **چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید** ۱۴ سے ۲۳ جنوری تک ایران اور سعودی عرب کا دورہ کریں گے۔

○ پانچ جنوری کو المرتضیٰ میں ہونے والے واقعہ کی تحقیقات کا کام ٹریبونل نے شروع کر دیا ہے۔ ڈاکٹر کے بیانات قلم بند کئے گئے ہیں۔ عینی شاہدوں سے بھی پوچھ گچھ کی گئی ہے۔

○ امریکہ سنٹرل کمانڈ کے کمانڈر جنرل جوزف پی ہور زعلیل ہو گئے۔ ناسازی طبع کے باعث وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی سے ملاقات نہ کر سکے۔

○ مرتضیٰ بھٹو کے ۱۲۔ حامی گرفتار کر لئے گئے۔ ان میں سے تین وہ ہیں جو کہ ۵۔ جنوری کے واقعہ میں زخمی تھے۔

○ اقوام متحدہ کی اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل جو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن کی چیئرمین ہیں' نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ مقبوضہ کشمیر میں ہونے والے مظالم پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ جموں و کشمیر لبریشن لیگ کے سربراہ بیرسٹر سلطان محمود نے ان سے تفصیلی ملاقات کی اور انہیں مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی سے آگاہ کیا۔

○ کشمیر کے نوشہرہ سیکٹر میں مجاہدین نے ایک بھارتی کیمپ پر حملہ کیا اور ۶ فوجیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔ پلوامہ اور پونچھ میں بھی فوجیوں کی حریت پسندوں سے جھڑپیں ہوئی ہیں۔ فوج نے پورے علاقے کا محاصرہ کر کے لوگوں پر تشدد کیا اور درجنوں کو گرفتار کر لیا بھارتیوں نے مختلف مقامات سے ۴۰۔ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ ضلعی سطحوں پر ڈسٹرکٹ گورنروں کے تقرر کا منصوبہ چھ ماہ کے لئے مؤخر کر دیا گیا ہے۔ اور فیصلہ کیا ہے کہ ان گورنروں کی تقرری سے پہلے اس منصوبے کے تمام پہلوؤں پر غور کیا جائے۔ بتایا گیا ہے کہ حلیف جماعتیں اور بیوروکریسی اس منصوبے کی مخالفت کر رہی ہیں۔ تاہم مجوزہ گورنروں کی فہرستیں وزیر اعظم کو پیش کر دی گئی ہیں۔ ان کی صلاحیت و کردار کا جائزہ لینے کے لئے وزیر اعظم نے کئی مجوزہ ضلعی گورنروں کے خود بھی انٹرویو کئے۔ ان کی تقرری میں پیپلز پارٹی سے وفاداری کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

○ افغانستان میں لڑائی کے دوران حزب اسلامی پر جیٹ طیاروں کے ذریعے نیپام بموں سے حملہ ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔

○ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ نواز شریف نے بوسنیا کا دورہ کر کے پاکستان کے وقار بلند کر دیا ہے۔

ضرورت لیڈی ٹیچر

دارالنصر شرقی میں رہائش پذیر پرائمری کی بچی کو فل ٹائم پڑھانے کیلئے ایک لیڈی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔

رابطہ کیلئے:
ڈاکٹر امۃ اللطیف شہناز "کیور ٹو کلینک" ربوہ

خوشخبری

ہر قسم کے نئے پرانے اور پیچیدہ امراض کے کامیاب علاج کیلئے ایک دفعہ ضرور تشریف لائیے اور ہومیو پیتھک علاج کی افادیت سے خود کو مستفید فرمائیے۔ اپنی علامات لکھ کر بذریعہ ڈاک بھی دوائی منگوا سکتے ہیں۔

شاہد ہومیو شفا خانہ
بالمقابل چمن عباس راجیکی روڈ ربوہ

زچگی سے متعلق پیچیدہ مراحل میں (سوائے ڈیفارمٹی) بفضل تعالیٰ ہومیو پیتھی کی سالہا سال سے آزمودہ

معاون دایہ ادویات

سے استفادہ فرمائیں۔ لٹریچر مفت
سٹاکسٹ: ربوہ: شاہ میڈیکو نزد بیت بلال
بھٹی ہومیو دار الشفاء رحمت بازار
پیش کردہ: نذیر ہومیو سنٹر دارالعلوم شرقی ساہیوال روڈ ربوہ
فون: 211597

ھوالشافی
پینز کیورٹو سمیل
Pains Curative Smell

سر سے لیکر پاؤں تک ہر قسم کے دردوں کے فوری علاج کیلئے حسب ضرورت سونگھیں۔
(پیٹ درد کے لئے ڈائجسٹ کیورٹو سمیل Digest Curative Smell اور درد دل کیلئے ہارٹ کیورٹو سمیل Heart Curative Smell زیادہ مفید ہیں۔)
قیمت :- فی سیل 20.00 روپے، روزمرہ کی سات کیورٹو سمیلز خوبصورت پرس میں 150.00 روپے علاوہ ڈاک خرچ 10.00 روپے
بیرون پاکستان :- فی سیل :- ڈالر $5
مکمل پرس ڈالر $40 (ترقی پذیر ممالک کیلئے علاوہ ڈاک)
کیورٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون: سیلز 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 606
ٹیلیگرام :- "CURATIVE"
ٹیکس :- 92 4524 606

ہمارے ہاں ٹائر ٹریکٹر، کار بیٹری، موٹر سائیکل، سوزوکی کار، ٹویوٹا کار، فلٹرز موبل آئل، اور ہائی لکس گاڑیوں کے سپیئر پارٹس دستیاب ہیں۔

رضوان آٹوز ربوہ
سرگودھا روڈ بس سٹینڈ
اوقات: صبح ۸ بجے تا شام ۷ بجے
بروز جمعہ صبح ۸ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر
فون: ۲۱۲۳۱۳

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر

پتہ: ۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ) نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۳۱۴ دفتر: ۵۲۱